

انجمن

ائمہ مساجد

کشمیر کا

آئین

ایم نور الدین ناظم نشر و اشاعت انجمن ایمہ مساجد کے
اہتمام سے نیو کشمیر پریس میں چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا الی الاسلام وجعلنا من امۃ خیر الانام والصلوٰۃ والسلام علی امام الانبیاء وخاتم المرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین ما دامت اللیالی والایام والرحمۃ علی جمیع الائمۃ لاسیما علی سراج الامۃ الامام ابو حنیفۃ وسائر عباد اللہ الصالحین الی یوم القیامۃ

اما بعد

برادران اسلام! آج آپ کے ہاتھوں میں ایک خالص تبلیغی انجمن کے مختصر مقاصد وضوابط بغرض مطالعہ آرہے ہیں۔ یہ انجمن آپکے دینی خدام ائمہ مساجد نے قائم کی ہے۔ آپ اس انجمن کے ارکان کے ساتھ روزانہ ہفتہ وار اور سالانہ خالص دینی اجتماعوں میں یاد الٰہی کی دولت سے مالامال ہوتے ہیں اس دینی اتحاد و تعاون کو صحیح اسلامی اصول کی روشنی میں ایک باضابطہ تنظیم کی شکل دینا انجمن کا بنیادی نظریہ ہے۔ توقع ہے۔ کہ آپ ان اوراق کو غیر ضروری پابندیوں اور غیر اسلامی گروہ بندیوں سے بالاتر رہ کر پڑھینگے اور پھر دینی احساس کے تحت اپنے تعاون کا استعمال کریں گے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ تمام عرب کے لوگ خاص کر یہود و نصاریٰ حضرت موحد کا جناب سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو مانتے تھے۔ اور ہر فریق کو اس بات پر بڑا فخر تھا۔ کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہیں

اور ان کے طریقے کے پیرو کار ہیں ۔ خداوند کریم نے ان کے اور انکی اولاد کیلئے برکت کا وعدہ کر لیا ہے ۔ سو وہ ہم کو ہر حال میں کافی ہے ۔ خدائی تعلےٰ اس کے جواب میں ارشاد فرماتا ہے ۔ کہ تم ابراہیم علیہ السلام کے طریق پر نہیں ہو ۔ وہ ہمارا نہایت فرمانبردار بندہ تھا ۔ ہم نے اسکو کئی باتوں میں آزمایا وہ سچے نکلے ۔ ہم نے اسکو بیٹے کی قربانی کا حکم دیا ۔ تو وہ ہمہ تن آمادہ ہو گئے ۔ اور ستارہ پرستوں کی محبت اور برادری بلکہ وطن چھوڑنے کو کہا ۔ تو انہوں نے اپنا وطن اور برادری چھوڑ کر (ملک شام میں آکر) قیام کیا ۔ ریگستان عرب میں خدا کے لئے عبادتخانہ بنانے اور اُس کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ۔ تو انہوں نے ایسا ہی کیا ۔ نمرود نے ان کو آگ میں ڈالا ۔ وہ ایمان پر قایم رہے اور اس آگ میں گرنا منظور کر لیا ۔ ان کا سارا مال تلف کیا گیا ۔ تو صبر و استقلال سے کام لیا ۔ غرضیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام باتوں میں پورے اُترے ۔ اور مشکل سے مشکل ترین امتحانوں سے گذر کر کامیاب ہوئے ۔ بارگاہ الٰہی سے عزت اور مرتبہ پایا ۔ اب دستور کے مطابق ضروری امر یہ ہے ۔ کہ جو ہستی مشکل ترین امتحانوں اور آزمائشوں میں کامیاب ہو جائے ۔ تو اسکو ایک اعلیٰ سے اعلیٰ عہدے پر فایز کرنا لازمی امر ہے ۔ حضرت جناب ایزل جلّ جلالہ کی بارگاہ کیطرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منصب امامت بخشا جاتا ہے ۔ اور خالق کائنات کیطرف سے اعلان ہوتا ہے ۔ کہ اے ابراہیم میں آپ کو امام بنانے والا ہوں ۔ اِنِّی جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۔ کیونکہ مخلوقات میں سے حضرت انسان ہی کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا گیا ہے ۔ اسی کو تاج عزت سے نوازا گیا ہے ۔ اور اس کیلئے

خانہ کعبہ کو عبادتگاہ بنایا گیا ہے ۔ اور کعبۃ اللہ کو ہی مرکزیت کا شرف بخشا گیا ہے ۔ اسی عبادتگاہ میں عابدوں کیلئے ایک مکمل پیشوائے دین یعنی امام کی ضرورت ہے ۔ لہذا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منصب امامت کا خلعت پہنا کر امام کا خطاب دیا گیا ۔ اس امام عالم علیہ السلام کا کام کیا ہوتا ہے ۔ نہ صرف امامت بلکہ تمام دنیا کے لوگوں کو ایک خالق کائنات کی بارگاہ میں سجدہ کرنے والوں اور بت پرستی اور آتش پرستی جو باری سے حرام خوری و شراب نوشی سورج پرستی اور بدکاری وغیرہ بری عادات باز رہنے والوں کی رہنمائی کرنا اس کا فرض منصبی ہے ۔ لوگوں کو راہ راست کیطرف بلانا اور بوقت ضرورت معقول اعتراضات کی جوابدہی کرنا اسکا کام ہے جس سے توحید و رسالت کی تبلیغ کا سلسلہ قائم کرنا مقصود ہے ۔ آنحضرتؐ کی مقدس زندگی کا اہم ترین مقصد بھی یہی تھا ۔ آپ نے مدینہ طیبہ میں ایک منظم جماعت دین حق کی تبلیغ اور عوام الناس کی پیشوائی کے لئے مقرر فرمائی ۔ جن کے ذمے مساجد کی امامت اور دین اسلام کی اشاعت کا کام لازمی امر قرار دیا گیا تھا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ایک امام شب و روز اوقات پنجگانہ پر لوگوں کی دینی خدمات اچھی طرح انجام دینے میں کامیاب ہو سکتا ہے نماز پنجگانہ پر لوگوں کا ایک ہی امام کے پیچھے ایک ہی صف میں بلا امتیاز امیر و غریب شاہ و گدا واقف و ناواقف کا دوش بدوش کھڑا ہونا اور امام صاحب کی حرکات و سکنات کی پیروی کرنا جمہوریت ۔ اتحاد ۔ اتفاق نظم و ضبط اور باعزت زندگی گذارنے کی ایک واضح دلیل ہے ۔ اس تنظیم میں اتنی پابندی رکھی گئی ہے ۔ کہ اگر امام صاحب سے کوئی واجب چھوٹ جائے ۔ تو سجدہ سہو سے اس کی تلافی کی جاتی ہے ۔ مگر یہ سجدہ سہو امام صاحب کے مقتدیوں کو

بھی ادا کرنا پڑتا۔ حالانکہ مقتدیوں سے کوئی کوتاہی نہیں ہوتی۔ اور اگر ان سے سہو بھی ہو جائے۔ تو ان پر سجدۂ سہو لازم نہیں آتا۔ کیونکہ امام کی حیثیت ایک ایک کفیل اور ذمہ دار کی حیثیت ہوتی ہے۔ یہی امام صاحب ایک مذہبی جرنیل کی حیثیت سے دس بیس افراد لیکر لاکھوں ایمانداروں کی قیادت کا کام انجام دیتا ہے اور بارگاہ الٰہی میں عبادت گذاروں کی ترجمانی کرتا ہے۔ یہی امام صاحب قرآنی آیات پڑھتا ہے۔ تمام مقتدیوں کی ترجمانی کا حق ادا کرتا ہے۔ مقتدی خاموشی سے سنتے ہیں۔ اور داد دیتے ہیں۔ اور اپنے قائد کی اقتدا میں اطاعت مجسم بنکر نظم و ضبط کی بہترین مثال قائم کرتے ہیں۔ اس نظم و ضبط کی نوعیت ہی کچھ ایسی ہے۔ کہ یہاں شور و شغب اور چیخ و پکار کی اجازت ہی نہیں اس منظر کو جب دنیا کی "مہذب" قومیں دیکھتی ہیں۔ تو کھلے الفاظ میں کہہ اٹھتی ہیں کہ یہ تنظیم ایسی مضبوط اور مستحکم ہے جس کا دنیا سے نابود اور ختم کرنا ہرگز ممکن نہیں ہے ای کاش مسلمان اب بھی بیدار ہوں۔ اور اپنی حقیقت سے خبردار ہو کر رات کی خواب غفلت کو صبح ہدایت کی بیداری سے منور کریں۔

اسلام کی یہ تنظیم واضح کرتی ہے۔ کہ دین حق کی تکمیل ہو چکی ہے۔ تبلیغ احکام کیلئے علماء و صلحا کا مقدس گروہ معین کیا گیا ہے۔ ائمہ کرام کے لئے تو یہ کام منصبی فریضہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہذا کوئی انسان کیوں نبی بن کر آئے اور کا دنیا میں اب کام ہی کیا ہے۔ کیا تاجدار منصب نبوت کے بعد بھی جماعت انبیاء کے کسی فرد کی حاجت باقی رہتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ کوئی نبی نبوت کا نیا لقب اختیار کر کے دنیا میں نہیں آسکتا ہے۔ اگر نبوت کے اجرا کا سلسلہ برقرار رہتا۔ تو فرمان نبی الانبیاء ؐ بلغوا عنی ولو آیۃ کوئی صحیح معنی نہیں رکھتا ہے۔ کیونکہ نبی ؐ کا کام تبلیغ ہے۔ اور یہ کام امت محمدیہ ؐ کے اہل فضل کو

پس نبوت کا دعوائے مضحکہ خیز ہے۔

تاجدار نبوت کے ورودِ محمود اور وجودِ مسعود کے بعد نئے نبی کیطرف آنکھ اُٹھانے والے طلوع آفتاب کے بعد مٹی کا دیا جلا کر ٹمٹماتی روشنی سے ظلمت نُما لو حاصل کرنے والے ہی ہوتے ہیں غرضیکہ تبلیغ کا کام اسلام میں ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی لساط کے موافق کشمیر کے ائمہ مساجد نے بھی ایک تنظیم کے تحت محبوب خدا کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے تبلیغ احکام دین کی غرض سے ایک انجمن قائم کی ہے۔ جس کے اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط مندرجہ ذیل ہیں۔ آپ ان کو پڑھئے سمجھئے۔ اور سوچ سمجھکر ہمارے ساتھ خدمت دین کی نیت سے شامل ہو جائیے۔ جسطرح بھی آپ سے ہو سکے خلوص نیت کے ساتھ دین کی خدمت انجام دے کر بارگاہ الٰہی میں کامیابی کیلئے دست بدعا رہئیے۔ نیک مشوروں اور پُر خلوص تعاون سے ہمارے حوصلے بڑھائیے۔

ائمہ مساجد سے خاص طور پر التماس ہے۔ کہ وہ جہاں بھی ہوں۔ اپنی منصبی حیثیت انجمن کی رکنیت قبول فرما کر انجمن کے ان نیک اقدامات کو کامیاب بنانے کی سعی فرما دیں ::

السعیُ مِنّا والاتمامُ مِنَ اللہ وما توفیقی اِلّا باللہ۔

باسمہٖ سبحانہٗ

مقاصد و ضوابط انجمن ائمہ مساجد

سرینگر۔ کشمیر

اغراض و مقاصد

(۱) (الف) محقق اسلام امام عالی مقام حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی تحقیق و تلاش کے مطابق قرآن و حدیث اور احکام دین کی اشاعت کرنا۔

(ب) خود بمصداق تبلیغ نفس احکام دین کی پابندی کرنا اور بحیثیت بجھوائے تبلیغ و تبلیغ ملت دوسروں کو پابند دین متین بنانے کی سعی کرنا۔

(۲) (الف) بیرونی اور اندرونی حملوں سے اسلام کی حفاظت کرنا۔

(ب) منصب امامت کے امتیازی احترام کے پیش نظر اس سے صحیح معنوں میں عہدبرآ ہونیکے لئے محاسن اسلام کی پوری وضاحت کیساتھ اشاعت کرنا تاکہ اہل اسلام کے دلوں میں دین حق پر ثابت قدم رہنے کا ولولہ پیدا ہو۔ اور عام لوگ دلچسپی کے ساتھ اسلامی تعلیمات سے بہرہ ور ہونیکے خواہشمند ہونے لگیں

(۳) (الف) ائمہ مساجد کی اقتصادی حالات کا نہایت سنجیدگی سے جائزہ لیکر ان کو ایسے رنگ میں بہتر اور قابل اطمینان بنانے کی کوشش کرنا جس سے ائمہ حضرات کو فراغت قلبی حاصل ہو۔ اور وہ پوری تندہی سے خدمت دین انجام دے سکیں

(ب) جن مساجد کی آبادی کیطرف سے اہل محلہ غافل ہوں۔ ان کی آبادی کے مؤثر تدابیر عمل میں لانا۔

(ج) قرآن مجید کی تعلیم کو عام کرنے کا انتظام کرنا۔

قواعد و ضوابط

اس انجمن کا نام انجمنِ ائمۂ مساجد ہوگا

اس انجمن کی تین مجلسیں ہونگی۔

(۱) مجلس انصار۔ اسمیں اہل علم۔ مشائخ۔ ائمہ مساجد اور عوام سے صالح مسلمان لئے جائیں گے۔ یہ مجلس ۱۳۳ افراد پر مشتمل ہوگی۔ اس کا کورم ۵۱ ہوگا۔

(۲) مجلس شوریٰ کا انتخاب مجلسِ انصار سے ہوگا۔ لیکن اس مجلس میں ائمہ مساجد کی تعداد لازماً $\frac{3}{2}$ سے کم نہ ہوگی۔ اس مجلس کی تعداد ۳۳ ہوگی۔ اور کورم ۱۷ ہوگا۔

(۳) مجلس منتظمہ۔ اس مجلس کے ارکان مجلس شوریٰ سے منتخب ہوں گے تعداد ۱۲ ہوگی۔ اور کورم ۸۔ انجمن کے عہدہ دار اس مجلس کے لازماً رکن ہوں گے۔

(۴) (الف) انجمن کے عہدہ دار حسبِ ذیل ہونگے۔
صدر۔ نائبِ صدر۔ ناظم۔ نائبِ ناظم۔ ناظم نشر و اشاعت۔ امین۔ محاسب۔

(ب) عہدہ داروں میں ائمہ مساجد کی تعداد لازماً $\frac{3}{4}$ ہوگی۔

(ج) مجالس انجمن کا انتخاب ائمہ مساجد کی دو ٹوں سے ہوا کریگا۔

(د) یہ انتخاب اور عہدہ دارں کا چناؤ تین تین سال کے بعد لازماً ہوا کریگا۔ اگر تین سال گذرنے پر انتخاب جدید میں کسی وجہ سے کوتاہی ہو۔ تو مجلس شوریٰ خود ہی عارضی انتخاب کی مجاز ہوگی۔ جو ایک سال کے لئے ہوگا۔

دستخط صاحب صدر　　　　دستخط ناظم